کیا کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا بتوں کی پوجا کرنے کی طرح ہے ۔؟

وساوس

مسلمانوں اور ہندوں میں کوئی فرق نہیں کیونکہ ہندو بتوں کی پوجا کرتے ہیں اور مسلمان کعبہ کی۔

کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا بھیبتوں کی پوجا کرنےکی طرح ہے ۔

ایک پتھر کے گرد چکر لگانے اور اسے چومنے چاٹنے میں اور کرشن بھگوان اور گائے ماتا کے آگے سرنگوں ہونے میں کیا فرق ہے؟

جواب:

یہ غلطی فہمی جس کو مختلف وساوس کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے ’ہندوستان میں مسلمانوں کے قبضہ اور اقتدار کے پہلے دور سے چلی آرہی ہے۔ہندوؤں کی طرف سے

کیا کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا بتوں کی پوجا کرنے کی طرح ہے ۔؟
پیدا کیے گئے ان وساوس کا جواب اسیدور کے علما نے دے دیا تھا، لیکندینی علم اور علما سے تعلق نہ ہونے کی وجہ سے ابھی بھی لوگ اس وسوسہ کا شکار ہے اور کچھ لوگ جو خود کو مسلمان بھی کہتے ہیں وہ اس کو باقاعدہ اسلام کے خلاف ایک دلیل کے طور پر پیش کررہے ہیں۔

اس وسوسہ کے جواب کے لیے انچند پوائنٹس پر غور کر لیا جائے تو بات بالکل واضح ہوجاتی ہے۔

1. اسلام میں اصلاہمیت اللہ کےحکم کی ہے۔ وہ جو چاہیے، جیسے چاہے اپنی حکمت کے مطابق انسانوں کے لیے مقرر کردے، میں اس کے لیے چند مثالیں پیش کرتا ہوں

پہلی مثال:

ہجرت مدینہ سے سولہ سترہ مہینے تکمسلمانوں کو بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم تھا۔ پھرجب کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم مل گیا تو اسی کی

کیا کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا بتوں کی پوجا کرنے کی طرح ہے ۔؟
طرف رخ کرنا عبادت ہوگیا۔ قرآن میں دوسرے سپارے کی پہلی آیات میں تحویل قبلہ کا ذکر ہے۔

"بے وقوف لوگ کہیں گے کہ کس چیز نے مسلمانوں کو ان کے قبلہ سے پھیر دیا جس پر وہ تھے کہہ دو مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے وہ جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے ۔۔۔۔ ۔۔۔۔اور جس قبلے پر تم (پہلے) تھے، اس کو ہم نے اس لیے مقرر کیا تھا کہ معلوم کریں، کون (ہمارے) پیغمبر کا تابع رہتا ہے، اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔" (سورۃ البقرہ، آیت 142،143)

حکمت خداوندی واضحہےکہ قبلہ کی حیثیت محض ایک سمت کی ہےاصل چیز تو حکم خداوندی ہے' ۔اسی کا اللہ نے اوپر آیت میں ذکر بھی کیا کہ سب سمتیںخواہ وہ مشرق ہو یا مغرب اللہ ہی کی ملک ہیں ، اسے اختیار ہے جس سمت کو چاہے مقرر فرمادے۔ہم دیکھیں گے کہکون ہمارے حکم کی پیروی کرتا اورپیغمبر کے تابع رہتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔

کیا کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا بتوں کی پوجا کرنے کی طرح ہے ۔؟
دوسری مثال:

حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجرِ اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دے کر کہا:

میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ تو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع۔ اگر میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا ۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا " (اے پتھر!) اگر تجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چوما ہوتا تو میں تجھے کبھی نہ چومتا " اس حقیقت پر دلالت کرتا ہے کہ یہاں تعظیم پتھر کی نہیں بلکہ نبی کے فرمان کی ہورہی ہے۔ یہی بات شیطان کو سمجھ نہ آئی اور راندہ درگاہ ہوا۔

2. استقبال قبلہ کا ایکراز یہ ہے کہ تمام مسلمانوں کو ان کے زمان و مکان کے

کیا کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا بتوں کی پوجا کرنے کی طرح ہے ۔؟
اختلاف کے باوجود ایک نقطہ کی طرف متوجہ کیا گیا اور ایک مرکزی نقطہ پر اکٹھا کرکے ان کے درمیان فکری وحدت پیدا کر دی گئی ہے, ان کے معاشرتی رشتوں کو یکجا کر دیا اور ان کے دلوں کو آپس میں جوڑ دیا.ایک چھوٹی سی مثال پیش کرتا ہوںعبادت کی روح’دلجمعی اور یکسوئی ہے ،مطلب دلجمعی اور یکسوئی کے بغیرعبادت کی صورت ہی رہ جاتی ہے، اس میں روح نہیں پائی جاتی ، اب اگر نماز میں ایک خاص جہت/سمتمقرر نہ ہوتی تو کوئی کسی طرف منہ کرکے کھڑا ہوجاتا ، کوئی کسی طرف، اس اختلاف جہاتو ہیئات سے تفرق قلب ہوتا ۔ اس خاص سمت کو مقررکرنےنے اس فساد اور تفریق کو ہمیشہ کے لیے ختم کردیا اور مسلمانوں کو ایک اللہ ، ایک قرآن کے ساتھ ایک کعبہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھنے پر جمع کردیا ہے۔

3.کسی کے ذہن میں یہ سوال آسکتا ہےکہ کعبہ ہی کوسمت کے لیے کیوں مقرر کی گیا کسی اور کو کیوں نہیں؟اسکی اور بہت سیجغرافیائیوجوہات کے علاوہایک طالب علم کے لیے کعبہہی کے تعین کے پیچھے یہ ہے کہتجلیاتالہیروح کعبہ اور حقیقت کعبہ ہیں۔ اللہکی توجہ کعبہ کی طرف ذیادہ ہےیعنی اللہ نے اپنی تجلیات کا

کیا کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا بتوں کی پوجا کرنے کی طرح ہے ۔؟
مرکز کعبہ کو بنا کرخود انسانوں کو اس طرف رخ کرکے عبادت کرنے کا حکم دیا ہے۔ آسان الفاظ میں حقیقت میںمسلمانکعبہ کی دیواروں کا استقبال نہیں کرتے ، بلکہ تجلی الهی کا استقبال کرتے ہیں ۔ اگر کعبہ کی دیواروںکا استقبال، طواف ، عبادت ہوتی توکعبہ کی چھت پر نمازجائز نہ ہوتی ۔

4. مسلمان خود کعبہ کی معبودیت کی نفی کرتے ہیں ،کوئی بت پرست اپنے معبود کی معبودیت کی نفی نہیں کیا کرتا۔

5. بت پرست اپنی عبادت میں بت کی طرف متوجہ رہتے ہیں جبکہ مسلمانوں کو نماز کے دورا نکعبہ کی عبادتکا خیال بھی نہیں آتا۔

6. بت پرستبت کے بغیر عبادت نہیں کرتا،جبکہمسلمانوں پر نماز کعبہ کے بغیر بھی فرض رہے گی ، نماز کے ٹائم اس طرف منہ کرلیا جائے گا، مطلب مسلمانپتھر یا اینٹ کو نہیں پوجتےورنہ انہدام کعبہ کے بعد نماز موقوف ہوجاتی ،۔

کیا کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا بتوں کی پوجا کرنے کی طرح ہے ۔؟
7. مسلمان کعبے کے اوپر چڑھ کر بھی نماز پڑھ سکتے ہیں ، جبکہ بت پرستوں کے ہاں ایسے عبادت نہیں ہوسکتی۔ یہ گستاخی اوربے ادبی ہے۔

انپوائنٹس سے واضح ہوگیا کہ مسلمانوں کا اللہ کی عبادت کے لیےکعبہ کی طرف رخ کرنے نماز پڑھنا اور کسی بت پرست کی بت کی پوجا آپس میں کسی قسم کیکوئی مماثلتنہیں رکھتے ۔ اللہ ہمیں شرح صدر عطا فرمادے۔